[1996] سپریم کورٹ رپوٹس7.S.C.R

ازعدالت عظمی

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، بروڈا

بنام

میسرز دی گیکوار ملز لمیٹڈ

11اکتوبر 1996

[ایس۔پی بھاروچھااورسوہاس۔سی۔سین،جسٹسز]

مرکزی محصول چنگی، مد 19اور 22–آیا 33فیصد پالیئےسٹر، 32فیصدویزکوزاور 35فیصدکاٹن پرمشتمل فیبرک مد 19یا مد22کے تحت درجہ بندی کے قابل ہے–حقیقت یہ ہے کہ فیبرک کو مارکیٹ میں روئی کے طور پر نہیں جانا جاتا لیکن انسان کے تیار کردہ کپڑے کے طور پر متنازعہ نہیں ریونیو کے لحاظ سے–منعقد کیا گیا، فیبرک کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے جیسے انسان کے بنائے ہوئے کپڑے؛ روئی میں فائبر فیصد کے لحاظ سے یا وزن کے لحاظ سے غالب نہیں دکھایا گیا ہے۔

مدعاعلیہ نے مختلف قسم کے کپڑے تیار کیے جن میں 33فیصد پالیئےسٹر، 32فیصدوسکوزاور 35فیصد کپاس شامل تھے۔ریونیو کا معاملہ یہ تھا کہ مصنوعات سوتی کپڑے کی تھی جو مرکزی محصول چنگی گوشوارہ کی مد 22کے تحت درجہ بندی کی جاسکتی تھی۔تاہم، سی ای جی اے ٹی نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ یہ انسان ساختہ کپڑا ہے اور ٹیرف گوشوارہ کے مدنمبر 19کے تحت آتا ہے۔ریونیو نے اس عدالت میں اپیل کی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1.1 :۔حقیقت یہ ہے کہ کپڑے کو بازار میں سوتی کپڑے کے طور پر نہیں جانا جاتا تھا لیکن ریونیو کے ذریعہ انسان کے بنائے ہوئے کپڑے کے طور پر جانا جاتا تھا۔محصول اندراج کو اس معنی میں سمجھنا ہوگا جس میں اسے بازار میں سمجھا جاتا ہے جب تک کہ اس کے برعکس کوئی خاص تعریف نہ ہو۔ایسی کوئی تعریف یا قاعدہ نہیں ہے جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ اگر کوئی کپڑا صرف 35فیصد کاٹن پر مشتمل ہو تو اسے سوتی کپڑے ہی سمجھا جائے۔[476–D]

مرکزی محصول کے کلکٹر بنام راجستھان اسپننگ اینڈ ویونگ ملز لمیٹڈ[1993] ضمیمہ 1ایس سی سی420،کا حوالہ دیا گیا۔

1.2.فی صد کے لحاظ سے یا وزن کے لحاظ سے، حقیقت میں روئی میں ریشہ غالب نہیں پایا گیا ہے۔ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ ایسی صورت حال میں، روئی کو غالب ریشہ سمجھا جائے اور کپڑے کو سوتی کپڑے کے طور پر سمجھا جائے۔[477–ج]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1601 آف 1985۔

کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) نئی دہلی کے آرڈر نمبر 602/83-D میں 1983-D کے A. نمبر D. E.(SB) نمبر 882 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے این کے باجپائی اور سی وی ایس راؤ

مدعا علیہ کے لیے محترمہ امرتا مترا

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سین، جسٹس۔ یہ کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل (سی ای جی اے ٹی) کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف مرکزر محصول کے کلکٹر کی طرف سے اپیل ہے۔ اس معاملے میں تنازعہ کپڑے کی ایک خاص قسم کی درجہ بندی کے بارے میں ہے جسے یہاں مدعا علیہ گائیکوار ملز لمیٹڈ کے ذریعہ تیار کردہ ترتیب نمبر 89225 کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کپڑے کی ساخت کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہے جس میں 33 فیصد پالئیے سٹر، 32 فیصد وسکوز اور 35 فیصد کپاس ہے۔ پالئیسٹر ایک غیر سیلولوسک انسان ساختہ ریشہ ہے، جبکہ وسکوز ایک سیلولوسک انسان ساختہ ریشہ ہے۔ مرکزی محصول کے کلکٹر کا معاملہ یہ ہے کہ کپڑا مرکزی محصول چنگی گوشوارہ کی مد 19 کے تحت آتا ہے، جبکہ سی ای جی اے ٹی کا خیال ہے کہ یہ ٹیرف گوشوارہ کی آئٹم نمبر 22 کے تحت آتا ہے۔

مذکورہ چنگی مد سے متعلقہ اقتباسات ذیل میں دیے گئے ہیں :

"مد نمبر 19۔ سوتی کپڑے۔

" سوتی کپڑے" کا مطلب ہے کپاس سے مکمل یا جزوی طور پر تیار کردہ تمام قسم کے کپڑے اور اس میں دھوتی، ساڑیاں، چڈر، بیڈ شیٹ، کاؤنٹر پین، ٹیبل کپڑے، کڑھائی، سٹرپس میں یا موفٹس اور کپڑے میں شامل ہیں، سیلولوز مشتقات یا دیگر مصنوعی پلاسٹک کے مواد کی تیاری کے ساتھ لیپت یا پرتدار، اگر (i) ایسے کپڑوں میں کپاس وزن میں غالب ہے، یا (ii) ایسے کپڑوں میں کپاس کے وزن کے لحاظ سے 40 فیصد سے زیادہ اور غیر سیلولوز کے وزن کے لحاظ سے 50 فیصد یا اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ ریشے یا دھاگے یا دونوں :

وضاحت دوم: جہاں مندرجہ ذیل میں سے دو یا زیادہ ریشے، یعنی،

(a) سیلولوسک اصل کا انسان ساختہ فائبر

(B) کپاس

(C) اون

(D) ریشم (بشمول ریشم کی نوائل)

(E) جوٹ (بشمول بمیل پٹنم جوٹ یا میستا فائبر)

(F) غیر سیلولوسک اصل کا انسان ساختہ فائبر

(F) فلکس

(G) رامی

کسی بھی کپڑے میں وزن برابر ہوتا ہے، پھر ان ریشوں میں سے ایک جس کا غلبہ اس طرح کے کپڑے کو مد نمبر 19، 20، 21، 22، 22 اے اور 22 اے اے کے درمیان اس مد (جس کے بعد اس وضاحت میں قابل اطلاق مد کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) کے تحت آتا ہے، جو مرکزی محصول قواعد، 1944 کے تحت جاری کردہ متعلقہ نوٹیفکیشن، اگر کوئی ہو، کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، جس میں سب سے زیادہ ڈیوٹی شامل ہوتی ہے، اس طرح کے کپڑے میں غالب سمجھا جائے گا اور اس کے مطابق ایسا کپڑا قابل اطلاق مد کے تحت آتا ہے۔

مد نمبر 22۔ انسان ساختہ کپڑے۔

"انسان کے بنائے ہوئے کپڑے سے مراد تمام قسم کے کپڑے ہیں جو مکمل طور پر یا جزوی طور پر انسان کے بنائے ہوئے ریشوں یا دھاگے سے تیار کیے جاتے ہیں اور اس میں کڑھائی، پٹی میں یا موفٹس اور کپڑوں میں شامل ہوتی ہے جو سیلولوز مشتقات یا دیگر مصنوعی پلاسٹک کے مواد کی تیاریوں کے ساتھ لیپت یا پرتدار ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک میں انسان کے بنائے ہوئے (i) سیلولوسک فائبر یا سوت، یا (ii) غیر سیلولوسک فائبر یا سوت، وزن میں غالب ہوتے ہیں :

بشرطیکہ ٹکڑے میں کڑھائی کی صورت میں، پٹی میں یا موفٹس اور کپڑوں میں جو سیلولوز مشتقات یا دیگر مصنوعی پلاسٹک کے مواد کی تیاریوں کے ساتھ لیپت یا ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے ہیں، اس طرح کا غلبہ بنیادی کپڑوں کے سلسلے میں ہوگا جو کڑھائی یا امپریگنٹڈ، لیپت یا ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے ہیں، جیسا بھی معاملہ ہو۔

وضاحت دوم: اس مد میں مد نمبر 19 یا مد نمبر 21 کے تحت آنے والے شیشے کے کپڑے یا کپڑے شامل نہیں ہیں۔

وضاحت: III مد نمبر 19 کے تحت وضاحت II، جہاں تک ہو سکے، اس مد کے سلسلے میں لاگو ہوگی جیسا کہ اس مد کے سلسلے میں لاگو ہوتا ہے۔

چنگی اندراجات بالکل واضح ہیں اور ان کے معنی کے بارے میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ مدعا علیہ کے تیار کردہ کپڑے کو "سوتی کپڑے" کے اندر لانے کے لیے، کلکٹر کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اس طرح کے کپڑے میں وزن کے لحاظ سے کپاس زیادہ ہے یا اس طرح کے کپڑے میں وزن کے لحاظ سے کپاس کا 40 فیصد سے زیادہ اور وزن کے لحاظ سے 50 فیصد یا اس سے زیادہ غیر سیلولوسک ریشے یا سوت یا دونوں شامل ہیں۔ اس معاملے میں دونوں میں سے کوئی بھی شرط پوری نہیں ہوئی ہے۔ یہ کلکٹر کا معاملہ نہیں ہے کہ اگرچہ کپڑے کا صرف 35 فیصد کپاس سے بنا ہے، اس طرح کا کپاس پالسٹر یا وسکوز فائبر کے مشترکہ وزن سے زیادہ ہے جو کپڑے کا 65 فیصد ہے۔" وزن میں سب سے آگے، اس تناظر میں، وزن کا مطلب دیگر دو قسم کے ریشوں کے مشترکہ وزن سے زیادہ ہونا چاہیے۔ دوسری قسم کا کیس ہو سکتا ہے جہاں کسی بھی کپڑے میں کپاس کے وزن کے لحاظ سے 40 فیصد سے زیادہ اور غیر سیلولوسک فائبر (اس معاملے میں پالیئسٹر) یا سوت یا دونوں کے وزن کے لحاظ سے 50 فیصد یا اس سے زیادہ ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں، اگرچہ کپاس کا غلبہ نہیں ہے، لیکن کپڑے کو سوتی کپڑے کے طور پر مانا جائے گا۔ یہ ایک قانونی افسانہ ہے جو اس معاملے میں عمل میں نہیں آتا ہے کیونکہ کپڑے میں صرف 35 فیصد کپاس اور 33 فیصد پالیئسٹر (غیر سیلولوسک فائبر) ہوتا ہے۔ یہ محکمہ کا معاملہ نہیں ہے کہ کپاس کا وزن کپڑے کے 40 فیصد سے زیادہ ہے اور غیر سیلولوسک فائبر کا وزن 50 فیصد یا اس سے زیادہ ہے۔

ٹریبونل کے سامنے ٹیکس دہندہ کی جانب سے خاص طور پر یہ دلیل دی گئی کہ وزن میں برتری حاصل کرنے کے لیے کپاس کا وزن 50 فیصد سے زیادہ ہونا چاہیے۔ یہاں ایسا نہیں تھا۔ ریونیو نے حقائق سے اختلاف نہیں کیا لیکن ایک قانونی دلیل پیش کی گئی کہ اگر کوئی کپڑا تین یا چار قسم کے ریشے پر مشتمل ہو تو یہ کافی ہے اگر کپاس کپڑے کا سب سے بڑا جزو ہو۔ کپڑے کا غالب ریشہ کپاس ہوگا۔ لہٰذا، کپڑے کو سوتی کپڑے کے طور پر ماننا پڑے گا۔ ٹریبونل نے اس دلیل کو اس طرف اشارہ کرتے ہوئے مسترد کر دیا کہ اگر اس دلیل کو برقرار رکھا جائے تو یہ بے وقوفی کا باعث بنے گی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی کپڑا پانچ مختلف ریشوں پر مشتمل ہوتا جس میں کپاس کا وزن صرف 22 فیصد ہوتا، تب بھی یہ ماننا پڑے گا کہ کپاس غالب فائبر تھا اور کپڑا سوتی کپڑا ہوگا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ چنگی مد 19 اور 22 میں غلبہ مطلق ہونا چاہیے، یعنی وزن میں 50 فیصد سے زیادہ کے برابر۔ یہ حقیقت میں پوزیشن ہونے کی وجہ سے، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اس معاملے میں متنازعہ کپڑا سوتی کپڑا نہیں تھا۔

ٹریبونل کے نقطہ نظر میں کافی طاقت ہے۔ لیکن ہمیں اس نکتے پر کوئی حتمی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کیس کو کسی اور بنیاد پر نمٹایا جا سکتا ہے۔ ٹریبونل کے سامنے ٹیکس دہندہ کی جانب سے یہ نشاندہی کی گئی کہ یہ کپڑا بازار میں سوتی کپڑے کے طور پر نہیں جانا جاتا تھا۔ اس حقیقت سے ریونیو نے اختلاف نہیں کیا تھا۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ ایکسائز اندراج کو اس معنی میں سمجھنا چاہیے جس میں اسے بازار میں سمجھا جاتا ہے جب تک کہ اس کے برعکس کوئی خاص تعریف نہ ہو۔ محصول ایکٹ میں ایسی کوئی تعریف یا قاعدہ نہیں ہے جس میں یہ کہا گیا ہو کہ اگر کوئی کپڑا صرف 35 فیصد کپاس پر مشتمل ہو تو اسے سوتی کپڑے کے طور پر ماننا پڑے گا۔

ٹیکس دہندہ کی جانب سے ٹریبونل کے سامنے زور دے کر کہا گیا کہ زیر غور کپڑے کو تجارت میں "انسان ساختہ کپڑے" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ریونیو کی طرف سے اس پر دوبارہ اختلاف نہیں کیا گیا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے، ہماری توجہ مرکزی ایکسائز کے کلکٹر بنام راجستھان اسپننگ اینڈ ویوینگ ملز لمیٹڈ [1993] ضمیمہ 1 ایس سی سی 420 کے معاملے کی طرف مبذول کرائی گئی۔ اس معاملے میں، تنازعہ پالئیسٹر، وسکوز اور ایکریلک فائبر پر مشتمل تین قسم کے دھاگے کی درجہ بندی کے بارے میں تھا۔ سوال یہ تھا کہ اس طرح کے مخلوط دھاگوں کی درجہ بندی کیسے کی جائے۔ یہ ایک حقیقت کے طور پر پایا گیا کہ تشخیص کنندہ کے ذریعہ تیار کردہ تینوں قسم کے سوت میں ایکریلک فائبر کا فیصد دیگر دوریشوں کے مقابلے میں 40 فیصد تھا جو یا تو 24 فیصد اور 26 فیصد یا 45 فیصد اور 5 فیصد تھے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایکریلک فائبر کو تشخیص کنندہ کے ذریعہ تیار کردہ جامع دھاگے میں وزن میں غالب رکھا جانا چاہیے۔ وجہ یہ بتائی گئی کہ چنگی مد نمبر 18 کے تحت ذیلی مد (iii) کی وضاحت III میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ جہاں ایک جامع دھاگے میں مختلف قسم کے دھاگے ہوتے ہیں جو وزن میں برابر ہوتے ہیں، تو وہ دھاگہ جو سب سے زیادہ ڈیوٹی کو راغب کرتا ہے اسے غالب سمجھا جائے گا۔ اس وضاحت کی وجہ سے، یہ مانا گیا کہ اگرچہ ایکریلک فائبر کا وزن کے لحاظ سے فیصد دھاگے کا صرف 50 فیصد تھا، اس وضاحت کی وجہ سے اسے غالب دھاگہ سمجھا جانا چاہیے کیونکہ اس نے سب سے زیادہ ٹیکس اپنی طرف متوجہ کیا۔ ایسی صورت حال میں، قانونی افسانے کے مطابق، ایکریلک فائبر کو غالب فائبر سمجھا جاتا تھا اور اسی کے مطابق دھاگے کی درجہ بندی کی جاتی تھی۔

اپیل کنندہ اس فیصلے سے کوئی مدد حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ محض یہ بتاتا ہے کہ جامع دھاگے کے معاملے میں اگرچہ ایکریلک فائبر وزن میں 50 فیصد ہوتا ہے، لیکن ٹیرف آئٹم نمبر 18 کے تحت وضاحت III سے ذیلی آئٹم (iii) میں موجود اس اثر کے لیے مخصوص قانونی توضیحات بنا پر اسے غالب فائبر سمجھا جائے گا۔ ہمارے سامنے معاملہ کپڑے کا ہے نہ کہ دھاگے کا۔ فیصد کے لحاظ سے یا وزن کے لحاظ سے، کپاس حقیقت میں غالب فائبر نہیں پایا گیا ہے۔ ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ ایسی صورت حال میں کپاس کو غالب ریشہ سمجھا جانا چاہیے اور کپڑے کو کپاس کے کپڑے کے طور پر ماننا چاہیے۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر اور مقدمے کے حقائق کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے، اس اپیل کو ناکام ہونا چاہیے اور اس طرح مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ایس۔ ایم۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document